بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ماہنامہ سیرت النبی ﷺ نمبر جرمنی

اخبار احمدیہ

جماعت احمدیہ جرمنی کا ترجمان

جلد نمبر 9 مدیر:۔ نعیم احمد خیر ، کتابت و ڈیزائننگ:۔ محمد احمد ، رشید الدین ، عاصم شہزاد ماہ ہجرت 1383 ہش ، بمطابق مئی 2004ء شمارہ نمبر 6

پیارے آقا حضرت محمد ﷺ کی سیرت وسوانح کے چیدہ واقعات

(حیدر علی ظفر مبلغ انچارج جرمنی)

1928 میں جماعت احمدیہ کے امام حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ نے الٰہی منشاء کے مطابق سیرت النبی ﷺ کے جلسوں کے انعقاد کی ابتداء کی۔ یہ ایک ایسا عظیم الشان واقعہ ہے جو تاریخ عالم میں سنہری حروف سے لکھے جانے کے قابل ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو اس بابرکت تحریک کے اجراء کی توفیق اس وقت عطا فرمائی جب دشمنوں کی طرف سے آنحضرت ﷺ کی شان میں گستاخیاں انتہا کو پہنچ گئیں۔ ہندوؤں کی طرف سے کتاب ''رنگیلا رسول'' اور دوسرے رسائل میں طرح طرح سے آنحضرت ﷺ کی پاک و مقدس زندگی پر اعتراضات کئے جاتے تھے حضرت امام جماعت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا مضطرب دل اپنے آقا ﷺ کی شان اقدس میں ایسی گستاخی کو کب برداشت کرسکتا تھا چنانچہ آپ نے ناموس رسول ﷺ کی حفاظت کے لئے ہندوستان میں جلسہ ہائے سیرۃ النبی ﷺ کا آغاز فرمایا اس سلسلہ میں آپ فرماتے ہیں۔

''لوگوں کو آپ ﷺ پر حملہ کرنے کی جرات اس لئے ہوتی ہے کہ وہ آپ ﷺ کی زندگی کے صحیح حالات سے ناواقف ہیں اور اس کا ایک ہی علاج ہے جو یہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کی سوانح پر اس کثرت سے اور اس قدر زور کے ساتھ لیکچر دیئے جائیں کہ ہندوستان کا بچہ بچہ آپ ﷺ کے حالات زندگی اور آپ ﷺ کی پاکیزگی سے آگاہ ہوجائے اور کسی کو آپ ﷺ کے متعلق زبان درازی کی جرات نہ رہے''

(الفضل 10 جنوری 1928)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد کی تعمیل میں پیارے آقا محمد ﷺ کی سیرت اور سوانح پر مشتمل کچھ واقعات پیش خدمت ہیں۔ قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کی ایک دعا یوں بیان ہوئی ہے۔ ربنا وابعث فیھم رسولا منھم یتلوا علیھم ایٰتک و یعلمھم الکتب والحکمۃ و یزکیھم ط انک انت العزیز الحکیم

(سورۃ البقرہ آیت 130)

ترجمہ: ''اور اے ہمارے رب! تو ان میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور (اس کی) حکمت بھی سکھائے اور ان کا تزکیہ کردے یقیناً تو ہی کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے''

خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھانے کے وقت حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے یہ دعا مانگی تھی۔ یہ عظیم الشان دعا اڑھائی ہزار برس بعد اس وقت پوری ہوئی جب ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ حضرت اسماعیلؑ کی نسل سے مکہ میں پیدا ہوئے۔ چنانچہ آپ فرمایا کرتے تھے انا دعوۃ ابراھیم یعنی میں ابراہیمؑ کی دعا کا ثمرہ ہوں۔

(صفحہ 1 ابن عساکر بحوالہ جامع الصغیر)

یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ آپ ﷺ کے والد کا نام حضرت عبداللہ اور والدہ کا نام حضرت آمنہ تھا۔ شادی کے تھوڑے ہی عرصہ بعد حضرت عبداللہ کا انتقال ہوگیا تھا اور حضرت آمنہ نے خواب میں دیکھا کہ انکے بطن سے نہایت ہی چمکتا ہوا نور نکلا جو پھیلتا رہا اور بڑھتا رہا یہاں تک کہ ہر جگہ چھا گیا اور دنیا کا کونا کونا اس نور سے جگمگا اٹھا۔ دراصل خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ایک بیٹے کی بشارت تھی جو ایک دن تمام اولین اور آخرین کا فخر اور کل بنی آدم کا روحانی سردار ہونے والا تھا۔ حضرت آمنہ کی خوشی کی انتہا نہ رہی جب اس کے کچھ عرصہ بعد ایک لڑکا پیدا ہوا جو ایسا تھا جیسا چاند کا ایک ٹکڑا تھا جو آسمان سے ٹوٹ کر آمنہ کی گود میں آ پڑا تھا بچے کا والد تو اللہ کو پیارا ہو چکا تھا اور آپ ﷺ کے دادا کو خبر کی گئی وہ آئے اور پوتے کو گود میں لیکر کعبہ میں تشریف لے گئے اور آپ کا نام محمد (ﷺ) رکھا حضرت آمنہ نے یہ نام خواب میں دیکھا تھا یہ تھی میرے آقا ﷺ کی پیدائش (محمد کے معنے ہیں ایسا انسان جسکی بیحد تعریف کریں، تعریف کیا گیا یا بہت ہی قابل تعریف) چنانچہ دیکھو آج تک ہر حیثیت سے کسی شخص کی اتنی تعریف نہیں کی گئی جتنی حضرت محمد ﷺ کی گئی ہے۔

زبان سے تعریف کرنے کے علاوہ آج کروڑوں انسان آپ ﷺ کے منہ مبارک سے نکلے ہوئے مقدس کلمات پر عمل کرنا اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں پھر ہر زمانہ و ہر زبان میں ہمارے آقا ﷺ کی اتنی سوانح عمریاں لکھی گئی ہیں کہ جنکا شمار نہیں دنیا کی ابتداء سے لیکر آج تک کسی انسان کی اسقدر سوانح عمریاں نہیں لکھی گئیں۔ غرض دنیا کے کسی ہادی، کسی رسول، کسی پیغمبر، کسی راہنما، کسی لیڈر اور کسی ریفارمر کی اتنی تعریف نہیں کی گئی جتنی ہمارے حضرت محمد ﷺ کی ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اگرچہ آپ ﷺ کو دنیا میں آئے ہوئے چودہ صدیاں بیت گئیں مگر اس طویل عرصہ میں ایک دن بھی ایسا نہیں گذرا جس میں آپ ﷺ کی تعریف و توصیف دنیا کے کسی نہ کسی حصہ میں نہ ہوئی ہو عرش پر خدا، آسمان پر فرشتے اور زمین پر انسان آنحضرت ﷺ کی برابر تعریف کرتے رہتے ہیں اللھم صل علی

(باقی صفحہ 2 پر)

اَحَادِیۡثُ النَّبِی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ

☆ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ اِنِّیۡ عِنۡدَ اللّٰہِ فِیۡ اُمِّ الۡکِتَابِ لَخَاتَمُ النَّبِیّٖنَ وَاِنَّ اٰدَمَ لَمُنۡجَدِلٌ فِیۡ طِیۡنَتِہٖ۔ (مسند احمد صفحہ 66/4)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس وقت سے اللہ تعالیٰ کے ہاں لوح محفوظ میں خاتم النبیین قرار پایا ہوں جبکہ آدم ابھی تخلیق کے مراحل میں تھے۔

☆ عَنۡ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡھَا قَالَتۡ کَانَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ: اَللّٰھُمَّ اَحۡسَنۡتَ خَلۡقِیۡ فَاَحۡسِنۡ خُلُقِیۡ۔ (مسند احمد صفحہ 68/6،150/6)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ جس طرح تُو نے میری شکل وصورت اچھی اور خوبصورت بنائی ہے اسی طرح میرے اخلاق وعادات اچھے بنادے۔

ارشادات عالیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

☆ ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہوگیا۔ اسی رات خواب میں دیکھا کہ آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آتے ہیں اور ایک نے اُن میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تُو نے محمد کی طرف بھیجی تھیں۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اور ایسا ہی عجیب ایک اور قصہ یاد آیا ہے کہ ایک مرتبہ الہام ہوا۔ جس کے معنے یہ تھے کہ ملاء اعلیٰ کے لوگ خصومت میں ہیں یعنی ارادہ الٰہی احیاء دین کے لئے جوش میں ہے لیکن ہنوز ملاء اعلیٰ پر شخص مُحیی کی تعیین ظاہر نہیں ہوئی اس لئے وہ اختلاف میں ہے۔ اسی اثناء میں خواب میں دیکھا کہ لوگ ایک مُحیی کو تلاش کرتے پھرتے ہیں اور ایک شخص اس عاجز کے سامنے آیا اور اشارہ سے اُس نے کہا ھٰذَا رَجُلٌ یُحِبُّ رَسُوۡلَ اللّٰہِ یعنی یہ وہ آدمی ہے جو رسول اللہ سے محبت رکھتا ہے۔ اور اس قول سے یہ مطلب ہے کہ شرط اعظم اس عہد کی محبت رسول ہے۔ سو وہ اس شخص میں متحقق ہے۔ اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آل رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے سو اس میں بھی یہی سر ہے کہ افاضہ انوار الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے اور جو شخص حضرت احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے۔ وہ انہیں طیبین طاہرین کی وراثت پاتا ہے اور تمام علوم ومعارف میں اُن کا وارث ٹھہرتا ہے۔

(براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 598)

لوکل امارت فرانکفورٹ کی کرسچن ڈیموکریٹک یونین فرانکفورٹ کے ساتھ تعارفی میٹنگ

لوکل امارت فرانکفورٹ کی Preungesheim اور Eckenheim، Berkersheim کے علاقوں میں CDU سیاسی پارٹی کے چیرمین کی خواہش پر ان کے ساتھ بیت السبوح میں مفید تعارفی میٹنگ ہوئی۔

مورخہ 3 اپریل کو داعی الی اللہ ہال میں اس میٹنگ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں 11 سرکردہ لیڈرز بمعہ خواتین نے شرکت کی۔ دو گھنٹے جماعت کا تعارف اور سوال و جواب جاری رہے۔ مکرم ہدایت اللہ Hübsch صاحب نے جماعت کا مفصل تعارف کروایا۔ اسی طرح اسلام کے نام پر دہشت گردی اور پردہ کرنا اور دوسرے موضوعات پر تفصیلاً بحث ہوئی نیشنل شعبہ ضیافت کی طرف سے ان کو پُر تکلف کھانا پیش کیا گیا اسی دوران مکرم امجد احمد صاحب سیکرٹری امور خارجہ، کاشف پرواز سیکرٹری تعلیم اور خاکسار نے احباب کے ساتھ پُر تکلف ماحول میں گفتگو کی اور بعض اہم امور کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ کرنے کی کوشش کی۔ مہمانوں کے تاثرات بہت تسلی بخش تھے اور انھوں نے میزبانی کی بہت تعریف کی اور آئندہ بھی تعلقات کو مزید وسیع کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ مجموعی طور پر یہ تقریب بہت کامیاب رہی خدا تعالیٰ اس کے مثبت نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

رپورٹ۔ فلاح الدین خان (لوکل امیر فرانکفورٹ)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے

بقیہ: سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

محمدؐ و بارک وسلم انک حمید مجید۔

محمدی نام اور محمدی کام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

پیدائش کے کچھ عرصہ بعد عرب کے دستور کے مطابق آپ ﷺ کو دودھ پلانے اور پرورش کے لئے حلیمہ سعدیہ نامی ایک دائی ساتھ لے گئیں دو سال بعد آپ کو مکہ معظمہ میں آپ کی والدہ کے پاس لائیں مگر پھر اصرار کر کے انہیں اپنے ساتھ لیکر گاؤں لوٹ گئیں۔

پیدائش کے چوتھے سال حلیمہ سعدیہ کے ہاں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس کی وجہ سے حلیمہ خوف زدہ ہو گئیں اور محمد ﷺ کو واپس مکہ میں لا کر آپ کی والدہ کے سپرد کر دیا۔ یہ واقعہ صحیح مسلم کی ایک روایت میں یوں بیان ہوا ہے کہ ایک دفعہ جب آنحضرت ﷺ بعض بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے آپ ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل آئے اور آپ کو زمین پر لٹا کر آپکا سینہ چاک کر دیا اور پھر آپ کے سینہ کے اندر سے آپکا دل نکالا اور اس میں سے کوئی چیز نکال کر باہر پھینک دی اور ساتھ ہی کہا کہ یہ آلائش تھی جو اب تم سے جدا کر دی گئی ہے اس کے بعد جبرائیل نے آپ کے دل کو مصفی پانی سے دھویا اور سینہ میں واپس رکھ کر اسے پھر جوڑ دیا۔ جب بچوں نے جبرائیل کو آپ ﷺ کو زمین پر گراتے اور سینہ چاک کرتے ہوئے دیکھا تو وہ گھبرا کر دوڑتے ہوئے آپ کی دائی کے پاس گئے اور کہا کہ محمد (ﷺ) کو کسی نے قتل کر دیا ہے یہ روح فرسا خبر سن کر حلیمہ کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے اور اسی پریشانی کی حالت میں افتاں و خیزاں میدان میں پہنچی وہاں دیکھا تو اس کا چاند محمد (ﷺ) اکیلا کھڑا تھا حلیمہ نے آگے بڑھ کر آپ کو گلے سے لگایا اور پوچھا کیا بات ہوئی بیٹا؟ آنحضرت ﷺ نے سارا ماجرا سنایا یہ تھا میرے آقا محمد ﷺ کا سب سے پہلا شق جو ساتھ کے دوسرے بچوں کو بھی نظر آیا۔

جب حلیمہ آپ ﷺ کو اپنی والدہ کے پاس لائی تو آپ کی عمر چار سال کی تھی۔ اس کے بعد آپ ﷺ اپنی والدہ کی کفالت میں رہے والد صاحب تو پیدائش سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے دو سال بعد والدہ صاحبہ بھی ایک سفر میں اللہ کو پیاری ہو گئیں قافلہ والوں نے حضرت آمنہ کو وہیں جنگل میں ہی دفن کر دیا اور یتیم بچے کو مکہ لا کر اسکے دادا کے حوالے کر دیا مگر افسوس دادا کی الفت و شفقت کا زیادہ مزا لوٹنے کو اٹھانا نصیب نہ ہوا کہ دو برس کی نہ گزرے تھے کہ ان کو بھی پیغام اجل آ گیا اب یہ یتیم بچہ اپنے چچا کے پاس رہنے لگا اور اس طرح ہمارے پیارے آقا محمد ﷺ کا بچپن ایسے صدمات میں گزرا۔ جب آپ بارہ سال کے تھے تو آپ کے چچا نے ایک تجارتی قافلہ کے ساتھ شام کا سفر کیا تو بارہ سالہ بھتیجے کو ساتھ لے لیا۔ بصرہ جو شام کے قریب ایک مشہور مقام ہے وہاں پہنچے تو ایک عیسائی راہب نے ابو طالب سے کہا یہ بچہ وہ موعود نبی ہے آپ اہل کتاب کے شر سے اسے محفوظ رکھیں یہ تھا میرے پیارے آقا محمد ﷺ کا پہلا سفر۔ اسی زمانہ کی بات ہے کہ مکہ میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے سخت قحط پڑا۔ مکہ والے سخت پریشان ہوئے کہ کیا کریں ابو طالب نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ تمہارا دل معصوم اور زبان پاک ہے شہر والوں کو ساتھ لے جاؤ اور جنگل میں جا کر پانی کے لئے خدا سے دعا مانگو چنانچہ مکہ کے سارے معزز لوگوں کے ساتھ ہمارا ننھا آقا محمد ﷺ جنگل میں گیا اور سارے مجمع کے آگے کھڑے ہو کر اپنے ننھے ننھے ہاتھ دعا کے لئے آسمان کی طرف اٹھا دئے بادلوں کے فرشتے شاید اس بات کے منتظر تھے دعا مانگی تھی اتنی بارش ہوئی کہ قحط کی ساری تکلیف دور ہو گئی۔ یہ تھا پیارے آقا محمد ﷺ کی پہلی دعا کی قبولیت کا نظارہ۔

جب حضور ﷺ کی عمر مبارک پندرہ اور بعض روایات کے مطابق انیس بیس سال کی تھی تو آپ ﷺ نے اپنے چچا کے ساتھ قریش کی طرف سے قبیلہ بنی قیس کے ساتھ ایک جنگ میں شرکت کی مگر اس بات پر سب متذکرہ مؤرخین متفق ہیں کہ حضور نے اپنے ہاتھ سے نہ کسی شخص کو قتل کیا نہ کسی پر تلوار اٹھائی میدان جنگ میں صرف اپنے چچاؤں کو تیر پکڑاتے تھے یہی وہ پہلی جنگ جس میں ہمارے آقا محمد ﷺ نے شرکت فرمائی۔ اس طرح اسی زمانہ میں بعض مورخین مکہ اور سرداران قریش نے حلف اٹھایا کہ آئندہ ہم ظالم سے ہمیشہ لڑیں گے حق دار کو اسکا حق دلائیں گے اور مظلوموں کی اعانت کریں گے بوڑھوں اور قوم کے سرداروں کے ساتھ (ایک نوجوان بھی تھا) محمد ﷺ بھی موجود تھے آپ نے بھی یہ حلف اٹھایا اور پھر اپنی ساری زندگی اس وعدہ کو پورا کرنے میں وقف فرما دی جب تک زندہ رہے تن من دھن سے مظلوموں کی مدد اور بیکسوں کی ہمدردی کرتے رہے جب دنیا سے رحلت فرمائی تو ہزاروں جان نثار خادم دین اپنے پیچھے چھوڑ گئے انہوں نے بھی اپنی زندگی کا نصب العین مظلوم کی حمایت کو بنا لیا یہ نوجوان وجود رحمۃ للعالمین ہمارے آقا محمد ﷺ کا تھا 25 سال کی عمر میں حضرت خدیجہؓ نامی ایک پاک باز خاتون نے ایک تجارتی قافلہ کے ساتھ آپ کو شام بھجوایا بعد ازاں اس پاک باز خاتون نے جن کی عمر چالیس برس کی تھی آپ ﷺ سے نکاح کی درخواست کی تھوڑے دنوں میں سارے معاملات طے ہو گئے محمد ﷺ اپنے چچاؤں اور اکابرین قریش کے ساتھ حضرت خدیجہؓ کے گھر گئے ابو طالب نے نکاح پڑھا اور دونوں کی شادی ہو گئی یہ تھی میرے پیارے آقا سرور کونین محمد ﷺ کی پہلی شادی۔

جب آپ کی عمر مبارک 35 برس کی تھی تو آپ ﷺ نے قریش کے ایک جھگڑا میں ثالث کے فرائض انجام دیئے ہر طرف سے صادق و امین ہونے کی صدا اس طرح آئی دور اندیشی اور عقلمندی کا ثبوت دیا۔ ہوا یہ کہ کعبہ کی عمارت کو کسی وجہ سے نقصان پہنچ گیا تھا اس لئے قریش نے اسے گرا کر پھر از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ کیا چنانچہ کام شروع ہوا کام پورے اطمینان سے ہو رہا تھا جب قریش حجر اسود کی جگہ پر پہنچے تو قبائل قریش کے اندر اس بات پر جھگڑا ہوا کہ کون سا قبیلہ اسے اس کی جگہ پر رکھے۔ یہ جھگڑا چار دن تک ہوتا رہا مگر کوئی فیصلہ نہ ہو سکا آخر کار ایک تجویز کے مطابق کل صبح جو شخص سب سے پہلے خانہ کعبہ میں داخل ہو گا وہی ہمارا ثالث ہوگا جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ اگلی صبح حضرت آمنہ کا لال، حضرت عبداللہ کا لخت جگر اور حضرت خدیجہؓ کا شوہر مبارک، ہمارے آقا سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد ﷺ ہی وہ پہلا شخص تھے یوں آپ ﷺ نے ثالثی کے فرائض انجام دیئے کہ اپنے جسم مطہر سے چادر اتاری صحن کعبہ میں اسے بچھایا اور حجر اسود اپنے ہاتھ مبارک سے اس پر رکھ دیا اسکے بعد تمام سرداروں سے فرمایا کہ آپ صاحبان چادر کے کونوں کو پکڑ کر اٹھائیں۔ اس نوجوان ثالث کے ارشاد کی تعمیل میں سرداران قریش نہایت ذوق و شوق سے چادر اوپر اٹھاتے رہے جب حجر اسود کے نصب کرنے کی جگہ آ گئی تو آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے اسکو اٹھا کر اسکے مقام پر رکھ دیا یہ تھا ہمارے آقا عظیم محمد ﷺ کا قابل فخر پہلا فیصلہ۔

عرب میں قزاقوں کا شیوہ تھا کہ شریفوں کے بچوں کو پکڑ کر لے جاتے اور غلام بنا کر بیچ ڈالتے یمن کے قبیلہ قضاعہ کا ایک بچہ جس کا نام زید تھا اسی طرح غلام بنا کر مکہ کے ایک رئیس حکیم بن حزام کے پاس فروخت ہوا حکیم بن حزام نے یہ بچہ اپنی پھوپھی حضرت خدیجہؓ کو نذر کر دیا پھر شادی کے بعد جب حضرت خدیجہؓ نے اپنے واجب الاحترام شوہر سے کہا یہ زید تو آپ کے لائق ہے میری طرف سے قبول کیجئے اب یہ زید حضرت محمد ﷺ کا غلام تھا۔ یہ تھا آنحضرت ﷺ کا پہلا غلام۔

حضرت محمد ﷺ حسب معمول غار حرا میں عبادت میں مصروف تھے کہ یکا یک آپ کے سامنے ایک بڑا عظیم الشان نورانی پیکر نمودار ہوا یہ تھا آسمانی فرشتہ جو سرور دو عالم ﷺ کے پاس خدا تعالیٰ کی پہلی وحی لیکر آیا تھا اس کا نام جبرائیلؑ تھا آپ نے جبرائیلؑ کو دیکھا تو حیران رہ گئے جبرائیلؑ نے آپ ﷺ سے مخاطب ہو کر کہا اقرا باسم ربک الذی خلق پڑھ اپنے رب کے نام کے ساتھ جس نے پیدا کیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ما انا بقاری میں پڑھنا نہیں جانتا دوبارہ ایسے ہی ہوا پھر تیسری مرتبہ فرشتہ نے کہا۔ یہ روایت دوسری جگہ یوں بیان ہے کہ فرشتے نے تین مرتبہ زور سے دبایا اور پھر فرمایا اقرا باسم ربک الذی خلق آپ فرشتے کے ساتھ ساتھ یہ الفاظ پڑھتے رہے اسکے بعد فرشتہ غائب ہو گیا یہ وہ پہلی وحی جو ہمارے آقا محمد ﷺ پر نازل ہوئی۔

اس وحی کے بعد حضرت خدیجہؓ اپنے شوہر کو ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں اور کہا کہ بھائی آج تمہارے اس بھتیجے کے ساتھ ایک بڑا عجیب و عظیم واقعہ پیش آیا ہے تم ذرا اسے اسی کی زبانی سنو اور پھر بوڑھے ورقہ نے سارا قصہ غور سے سنا اور وہ ساری آیت سنی جو فرشتے نے غار میں پڑھائی تھی پھر کہا کہ محمد (ﷺ) تم اس زمانہ کے سب سے خوش قسمت انسان ہو میں تمہیں نبوت اور رسالت کی مبارکباد دیتا ہوں پھر کہا کاش میں اس وقت تک زندہ رہوں جب تمہاری قوم تمہیں یہاں سے نکالے گی۔ یہ تھا حضور اکرم ﷺ کی نبوت و رسالت کی تصدیق کرنیوالا پہلا خوش قسمت انسان اس کے بعد وحی کا سلسلہ رک گیا ایک روایت کے مطابق چالیس دن تک وحی کا سلسلہ منقطع رہا یہ ایام آنحضرت ﷺ نے سخت گھبراہٹ اور بے چینی میں گزارے ایک دن جب آپ غار حرا سے گھر کی طرف تشریف لا رہے تھے تو اچانک ایک آواز آئی حضور ﷺ کیا دیکھتے ہیں کہ آسمان اور زمین کے درمیان ایک عظیم الشان کرسی پر وہی فرشتہ بیٹھا ہے جو غار حرا میں آ کر نظر آیا تھا آپ ﷺ گھبرا گئے اور جلدی جلدی گھر آئے حضرت خدیجہؓ سے فرمایا کہ دثرونی دثرونی مجھے کسی کپڑے سے ڈھانک دو۔ پھر آپ پر یا یہا المدثر قم فانذر وربک فکبر کے الفاظ میں وحی نازل ہوئی اسکے بعد وحی کا سلسلہ برابر جاری ہو گیا حضور ﷺ نے نہایت خاموشی سے لوگوں کو توحید باری تعالیٰ کی طرف بلانا شروع کیا اور شرک کے خلاف تعلیم دینے لگے آنحضرت ﷺ نے جب اپنے مشن کی تعلیم و تبلیغ شروع کی تو سب سے پہلے حضرت خدیجہؓ ایمان لائیں پھر مردوں میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ذکر آتا ہے اسکے بعد ایمان لانے والوں کا سلسلہ شروع ہو گیا الحمدللہ۔

بعثت نبوی پر قریباً تین سال گزرنے کے بعد آپ ﷺ نے کھلی تبلیغ کا آغاز فرمایا تو مخالفین نے بھی ایک طوفان بدتمیزی برپا کر دیا قریش آپ ﷺ کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے ظلم و ستم میں بڑھتے چلے گئے اور دوسری طرف اسلام مکہ سے باہر بھی پھیلنے لگا کفار نے جب یہ محسوس کیا کہ وہ اسلام کی ترقی کو روک نہیں سکتے تو انہوں نے ایک اور ظلم کا منصوبہ بنایا کہ مسلمانوں کا سماجی بائیکاٹ کیا جائے قریش نے معاہدہ لکھا اور خانہ کعبہ پر لٹکا دیا چنانچہ آپ ﷺ اور اہل خاندان شعب ابی طالب میں جو ایک پہاڑی درہ تھا محصور ہو گئے ایک دن حضور ﷺ نے اپنے چچا ابو طالب سے فرمایا خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ معاہدہ کی تحریر مٹ چکی ہے اسے کیڑا کھا گیا ہے صرف خدا کا نام باقی رہ گیا ہے حضرت ابو طالب اٹھ کر خانہ کعبہ پہنچے وہاں ابو جہل کو بتایا کہ میرے بھتیجے محمد (ﷺ) نے کہا ہے کفار نے معاہدہ نکالا تو ایسا ہی پایا چنانچہ آپ ﷺ اور دوسرے تمام مسلمانوں کو گھاٹی سے نکال کر واپس لایا گیا

آقا نے دو جہاں، سرور کونین، سرور کائنات فخر موجودات رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین، خاتم المرسلین، رسول عربی، رسول مقبول محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کی مقدس اور مطہر زندگی ایسے حالات سے بھری پڑی ہے انسانی نگاہ کس کو چنے اور کس کو چھوڑے یہاں تو وہی بات ہے ”داماں نگاہ تنگ و گل حسن تو بسیار“ حضور ﷺ کے حالات و واقعات جس قدر پڑھے اور سنے میں حلاوت اور شیرینی ایک مومن کو حاصل ہوتی ہے بیان کی محتاج نہیں۔ لا ریب آنحضرت ﷺ کی حیات طیبہ کا ہر واقعہ آب زر سے لکھے کے قابل ہے حیات مبارک کے چند ایک واقعات یہ ہیں۔ طائف کا سفر، واقعہ معراج، ہجرت مدینہ، غزوات النبی ﷺ، تحویل قبلہ، ان تمام واقعات کو چھوڑتے ہوئے اب میں صلح حدیبیہ سے مضمون کو آگے بڑھاتا ہوں۔

وباللہ التوفیق۔

6 ہجری میں حضور ﷺ کو خدا تعالیٰ نے خواب میں دکھایا کہ آپ اپنے صحابہ کے ساتھ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے صحابہ سے اس خواب کا ذکر فرمایا اور انہیں خانہ کعبہ کی زیارت کی تلقین فرمائی 1400 کے قریب صحابہ تیار ہو گئے اور یہ مقدس قافلہ مدینہ سے روانہ ہوا راستہ میں ہی یہ اطلاع ملی کہ قریش سخت جوش میں ہیں اور وہ جنگ پر آمادہ ہیں جب حضور ﷺ حدیبیہ کے مقام پر پہنچے تو آپ ﷺ نے صحابہ کو ڈیرے ڈال دینے کا ارشاد فرمایا جب صحابہ وادی میں خیمہ زن ہو گئے تو کفار کا ایلچی آیا اور اس نے کہا اے محمد ﷺ ہم کے لوگ جنگ کے لئے تیار کھڑے ہیں وہ آپ کو طواف نہیں کرنے دیں گے حضور ﷺ نے فرمایا میں جنگ کی نیت سے نہیں آیا میں ان سے سمجھوتہ کرنے کے لئے بھی

بقیہ:- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

تیار ہوں (باقی صفحہ ۳ پر)

وہ میرے خلاف جنگ بند کردیں دونوں طرف سے گفت و شنید کے بعد ایک معاہدہ طے پایا جسکی ایک شرط یہ تھی کہ مسلمان اس سال طواف نہیں کرسکیں گے ہاں اگلے سال وہ عمرہ کے لئے آسکتے ہیں بعض اور شرائط بھی تھیں صحابہ کو اس کا بڑا صدمہ تھا لیکن مدینہ کو واپس ہوئے تو راستہ میں سورۃ الفتح کی وہ آیات نازل ہوئیں جن میں اللہ تعالیٰ نے اس معاہدہ کو ایک عظیم الشان فتح کا پیش خیمہ قرار فرمایا ہے جب جنگ کے بادل چھٹ گئے اور صلح کے معاہدہ کے نتیجہ میں مسلمانوں کو سکون نصیب ہوا تو حضور ﷺ نے عرب کے چاروں طرف بادشاہوں کو تبلیغی خطوط لکھے۔

8 ہجری رمضان المبارک کے مہینہ میں دس ہزار صحابہ کے ساتھ حضور ﷺ نے مکہ کی طرف کوچ فرمایا وہ مکہ جہاں سے خدا کا برگزیدہ بندہ و رسول آٹھ سال پہلے رات کی تاریکی میں نکلا تھا اس مکہ میں داخلہ کے وقت حضور ﷺ نے یہ اعلان فرمایا کہ جو آدمی اپنے گھر کا دروازہ بند کرلے گا اسے امان دی جائے گی جو خانہ کعبہ میں پناہ لے گا اسے بھی امان دی جائے گی جو بلالؓ کے جھنڈے کے نیچے آجائے گا اسے بھی امان دی جائے گی اسی طرح اور کئی طریقہ سے امان دینے کا اعلان بھی فرمایا گیا حضور ﷺ بغیر کسی مزاحمت اور خون خرابہ کے مکہ میں داخل ہوئے خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے پھر آپ صحن میں رونق افروز ہوئے اور کفار مکہ کو جنہوں نے آپکو اور آپکے صحابہ کو تکلیفیں دیں تھیں لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر معاف فرمادیا۔

9 ہجری میں حضرت اقدس محمد ﷺ کو اطلاع ملی کہ شام کی جانب سے ایک لشکر جرار مدینہ پر حملہ آور ہونے کا ارادہ رکھتا ہے چنانچہ حضور ﷺ نے مسلمانوں کے لشکر کی تیاری کے لئے تحریک فرمائی اور پھر ملک شام کی طرف روانہ ہوئے تبوک جو مدینہ اور شام کے درمیان واقع ہے وہاں پہنچ کر خیمہ زن ہوئے دشمن کو مقابلہ پر آنے کی جرات نہ ہوئی اور حضور ﷺ بیس یوم تک وہاں قیام کرنے کے بعد واپس مدینہ تشریف لے آئے یہ تھا آخری غزوہ جس میں ہمارے آقا سید ولد آدم ﷺ نے شمولیت فرمائی۔ ہجرت کے دسویں سال آنحضرت ﷺ نے حج فرمایا جو حجۃ الوداع کہلاتا ہے روایت ہے کہ اس سال ایک لاکھ افراد کا مجمع تھا اس تاریخی موقعہ پر آپ ﷺ نے اونٹنی پر سوار ہوکر خطبہ دیا جس میں حقوق انسانی کو پوری وضاحت کے ساتھ بیان فرمایا۔ 9 ذی الحج کو حضور ﷺ عرفات میں تھے تو یہ آیت نازل ہوئی۔ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الا سلام دینا فمن اضطر فی مخمصۃ غیر متجانف لاثم فان اللہ غفور رحیم (سورۃ المائدہ آیت 4)۔ یہ تھا ہم سب کے آقائے نامدار محمد ﷺ کا پہلا اور آخری حج۔

11 ہجری کا آغاز تھا آپ ﷺ کے مشن کی تکمیل ہوچکی تھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپکو بلاوے کے پیغام مل چکے تھے آپ شہدائے احد کی قبروں پر تشریف لے گئے یعنی جنت البقیع واپسی پر طبیعت ناساز ہوگئی ساتویں دن کچھ افاقہ ہوا ان ایام میں ایک دن خدا کی حمد و ثناء کے بعد فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ تم اپنے نبی کی موت سے ڈرتے ہو کیا مجھ سے پہلے کوئی نبی زندہ رہا کہ میں رہوں سنو میں اپنے خدا کے پاس جانے والا ہوں اور پھر تم بھی مجھے ملو گے میں حوض کوثر پر تمہارا استقبال کروں گا جو چاہتا ہے کہ مجھے وہاں ملے وہ اپنی زبان اور ہاتھ کو روک کر رکھے۔ یہ تھا آخری خطبہ ہمارے پیارے آقا محمد ﷺ انسان کامل کا وفات سے کچھ عرصہ قبل آپ ﷺ نے فرمایا میری قبر کو شرک کی آماجگاہ نہ بنا لینا جس طرح یہود و نصاریٰ نے اپنے نبیوں کی قبروں کو انسان پرستی کا ذریعہ بنالیا ہے میں تو صرف ایک بندہ اور رسول ہوں یہ تھا حضور اکرم ﷺ کی زندگی کا آخری پیغام۔

12 ربیع الاول 11 ہجری کو حضور اکمل ﷺ کا وصال ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حضرت عائشہؓ کے حجرہ میں ہی لوگ آکر جنازہ پڑھتے رہے چودہ ربیع الاول کو خلیفۃ الرسول کے انتخاب کے بعد رات کے وقت آپ ﷺ کی تدفین ہوئی آپ ﷺ کی وفات پر حضرت حسان بن ثابتؓ نے کیا خوب فرمایا

کنت السواد لناظری فعمی علیک الناظر
من شاء بعدک فلیمت فعلیک کنت احاذر

کہ تو تو میری آنکھ کی پتلی تھا تیری وفات سے میری آنکھ اندھی ہوگئی اب تیرے بعد مجھے کسی کی موت کی پرواہ نہیں۔ وفات کے وقت کوئی نقدی آپ نے نہیں چھوڑی، نہ کوئی غلام، نہ کوئی لونڈی نہ بھیڑ، نہ کوئی بکری سوائے اپنی سفید خچر دلدل نامی اور چند جنگی ہتھیاروں کے تاہم ہدایت اور انوار کا ایک لا زوال ذخیرہ آپ ﷺ نے چھوڑا ان میں سے ایک یعنی قرآن کریم جو ابدی تک دنیا تک کائنات کو منور کرتا رہے گا انشاء اللہ اور عرش پر دعاؤں اور رحمتوں اور فضل الٰہی کا نہ ختم ہونے والا خزانہ آپ ﷺ نے چھوڑا ہے جسکی برکات سے امت قیامت تک مستفید ہوتی رہے گی انشاء اللہ۔ یہ ہے ترکہ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا

اللھم صل علیٰ محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

نعت رسولِ مقبول ﷺ

مٹی کے تمسک میں ابھیمان عجب ہے
ائے کوچۂ انوار تیری شان عجب ہے

میں خواب کے پہلو سے اٹھوں تیری زمیں پر
پھر دیکھوں کہ ہر خواب کا عنوان عجب ہے

ائے قیصر و کسریٰ کے در و بام سنو تم
اس شہر کا نادار بھی دھنوان عجب ہے

اک عشق ہے اور عشق مسلسل ہے خدا کا
اک سوچ ہے اور سوچ کا فرقان عجب ہے

جس کے لیے دنیا کو سنوارہ ہے خدا نے
سوتا ہے زمیں پر کہ وہ مہمان عجب ہے

آتے ہیں فلک چھوڑ کے اس شہر کی جانب
جبریلؑ کے سینے میں بھی ارمان عجب ہے

وہ آج بھی انسان پہ رحمت کا وسیلہ
اس ذات کرامات کا فیضان عجب ہے

اللہ نگہبان محمدؐ کی دُعا کا
اس شخص کا انسان پہ احسان عجب ہے

میں خاک ہوں اور خاک مدینے کی گلی کی
اس شاعر بے نام کی پہچان عجب ہے

(خالد ملک ساحلؔ)

اجتماع واقفین نو رائن موزل

واقفین نو بچوں اور بچیوں کا اجتماع مورخہ 25 جنوری 2004 بروز اتوار منعقد ہوا۔

صبح دس بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ محترم ریجنل امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا اور دعا کروائی اس کے بعد بچوں اور بچیوں کے پروگرام شروع ہوئے جن میں تقریر، نظم تلاوت، حفظ قرآن اور پیغام رسانی کے مقابلہ جات شامل تھے۔ جائزہ نصاب پر سب سے زیادہ توجہ دی گئی ہر بچے اور بچی کو انفرادی طور پر بلایا گیا اور تفصیلی جائزہ لیا گیا

پانچ بجے اختتامی تقریب ہوئی ریجنل امیر صاحب نے بچوں میں اور ریجنل صدر صاحبہ نے بچیوں میں انعامات تقسیم کئے۔ حاضری 30: واقفات نو 37 واقفین نو اسکے علاوہ کافی تعداد میں احباب نے شرکت کی اس طرح کل حاضری 148 رہی۔ تمام بچے اور بچیوں میں شمولیت کی اسناد تقسیم کی گئیں

درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کاوشوں میں برکت ڈالے۔ آمین

(رپورٹ۔ اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری وقف نو ریجن رائن موزل)

تسخیر قلوب کا مجرب نسخہ

حسنِ سلوک

قرآن کریم تسخیر قلوب کا نسخہ بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے (سورۃ حٰم السجدہ ۳۵۔۳۶) ترجمہ:" کہ نیکی اور بدی برابر نہیں ہوسکتی اور تو برائی کا جواب نہایت نیک سلوک سے دے اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شخص جس کے اور تیرے درمیان عداوت پائی جاتی ہے وہ تیرے حسن سلوک کو دیکھ کر ایک گرم جوش دوست بن جائے اور باوجود ظلموں کے سہنے کے اس قسم کی توفیق صرف انہی کو ملتی ہے جو بڑے صبر کرنیوالے ہیں اور یا پھر انہی کو ملتی ہے جن کو خدا کی طرف سے نیکی کا ایک بڑا حصہ ملا ہو،

دلوں کی تسخیر اور مسکراہٹ

حسن سلوک انسان کو وہ طاقت اور کشش عطاء کرتا ہے جس سے وہ دلوں کو مسخر کرلیتا ہے ایک میٹھا بول بعض وقت مایوس اور دل شکستہ انسان کو ولولہ تازہ عطاء کردیتا ہے ہمت افزائی کا ایک جملہ حوصلوں کو بلند اور عزائم کو جوان کردیتا ہے یہ سب حسن سلوک کے کرشمے ہیں بڑے سے بڑا آدمی اس سے محروم ہے تو سمجھیے کہ وہ انسانیت کے حقیقی جوہر سے محروم ہے اور سچی خوشی اس کے قریب بھی نہیں پھٹکے گی۔" مسکراتا ہوا چہرہ حسن اخلاق کا بہترین مظہر ہے کسی کو آپ کے چہرے پر بشاشت کا آجانا اسپر آپ کی توجہ اور اس سے آپ کے تعلق خاطر کا جیتا جاگتا ثبوت ہے اور یہ حسن سلوک ہے کہ لوگ یہ سمجھیں کہ ان کے ملنے سے آپ کو خوشی ہوئی ہے"۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ" اپنے بھائی کے لئے مسکرا دینا بھی صدقہ ہے،

ماہرین نفسیات کا کہنا ہے خوش دلی اور زندہ دلی سے عمر میں اضافہ ہوتا ہے ایک خوشدل اور زندہ دل انسان دوسرے لوگوں کو بہت جلد اپنی جانب مبذول کرکے اس کے دل کو موہ لیتا ہے جبکہ خاموش طبع انسان ایسا ہرگز نہیں کرسکتا۔

(مراسلہ۔ شہزادہ قمر الدین مبشر صاحب)

Vol. 9 Monthly Akhbar-e-Ahmadiyya Germany Issue 6
National Shoba Tasneef, Ahmadiyya Muslim Jamaat, Genfer Str. 11, 60437 Frankfurt/M, Germany, Tel.: 069-50688652, Fax: 50688666, Email: akhbar3@yahoo.com

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّم

(کلام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ)

حضرتِ سیّدِ وُلدِ آدم ، صلی اللہ علیہ وسلم
سب نبیوں میں افضل و اکرم ، صلی اللہ علیہ وسلّم
نام محمدؐ ، کام مکرّم ، صلی اللہ علیہ وسلم
ہادئ کامل ، رہبرِ اعظم ، صلی اللہ علیہ وسلم
آپؐ کے جلوۂ حسن کے آگے ، شرم سے نوروں والے بھاگے
مہر و ماہ نے توڑ دیا دَم ، صلی اللہ علیہ وسلّم
اِک جلوے میں آنا فانا بھر دیا عالَم ، کردیے روشن
اُتّر دکّھن پُورب پچّھم ، صلی اللہ علیہ وسلّم
اوّل و آخر ، شارع و خاتم
صلی اللہ علیہ و سلّم

ختم ہوئے جب کُل نبیوں کے دورِ نبوّت کے افسانے
بند ہوئے عرفان کے چشمے ، فیض کے ٹوٹ گئے پیمانے
تب آئے وہ ساقئ کوثر ، مستِ مئے عرفان ، پیمبر
پیرِ مُغانِ بادۂ اطہر ، مے نوشوں کی عید بنانے
گھر آئیں گھنگور گھٹائیں ، جھوم اُٹھیں مخمور ہوائیں
جُھک گیا ابرِ رحمتِ باری ، آبِ حیات تو برسانے
کی سیراب بلندی پستی ، زندہ ہوگئی بستی بستی
بادہ کشوں پر چھا گئی مستی ، اِک اِک ظرف بھرا برکھانے
اک برسات کرم کی پیہم
صلی اللہ علیہ و سلّم

چارہ گروں کے غم کا چارہ ، دُکھیوں کا امدادی آیا
راہنما☆ بے راہروں کا ، راہبروں☆ کا ہادی آیا
عارف کو عرفان سکھانے ، متّقیوں کو راہ دِکھانے
جس کے گیت زبور نے گائے ، وہ سَردار مُنادی آیا
وہ جس کی رحمت کے سائے یکساں ہر عالَم پر چھائے
وہ جس کو اللہ نے خود اپنی رحمت کی رِدا دی ، آیا

☆انہیں الف کی مد کے ساتھ رآہ نما اور رآہ بروں پڑھنا ہے

صدیوں کے مُردوں کا محی صَلِّ عَلَیہِ کَیفَ یُحیِی
موت کے چنگل سے انسان کو دِلوانے آزادی آیا
جس کی دعا ہر زخم کا مرہم
صلی اللہ علیہ و سلّم

شیریں بول ، انفاس مطہّر ، نیک خصائل ، پاک شمائل
حامل فرقاں ، عالِم و عامِل ، عِلم و عَمل دونوں میں کامل
جو اُس کی سرکار میں پہنچا ، اُس کی یوں پلٹا دی کایا
جیسے کبھی بھی خام نہیں تھا ، ماں نے جنا تھا گویا کامل
اُس کے فیضِ نگاہ سے وحشی ، بن گئے حِلم سکھانے والے
مُعطی بن گئے شہرۂ عالم ، اُس عالی دربار کے سائل
نبیوں کا سرتاج ، ابنائے آدم کا معراج محمدؐ
ایک ہی جَست میں طے کرڈالے ، وصلِ خدا کے ہَفت مراحل
ربّ عظیم کا بندۂ اعظم
صلی اللہ علیہ و سلّم

وہ احسان کا افسوں پھونکا ، موہ لیا دل اپنے عدو کا
کب دیکھا تھا پہلے کسی نے ، حُسن کا پیکر اس خُو بُو کا
نخوت کو ایثار میں بدلا ، ہر نفرت کو پیار میں بدلا
عاشقِ جان نثار میں بدلا ، پیاسا تھا جو خار لہو کا
اُس کا ظہور ، ظہور خدا کا ، دِکھلایا یوں نور خدا کا
بتکدہ ہائے لات و منات پہ تاری کردیا عالَم ہُو کا
توڑ دیا ظلمات کا گھیرا ، دُور کیا ایک ایک اندھیرا
جَاءَ الحَقُّ وَ زَھَقَ البَاطِلُ☆، اِنَّ البَاطِلَ کَانَ زَھُوقَا
گاڑ دیا توحید کا پرچم
صلی اللہ علیہ و سلّم

☆شعر میں یہاں وقف کرنا ہے اس لئے باطلُ کی بجائے باطل پڑھا جائے

حجاب کے موضوع پر عیسائی مہمانوں سے تبادلہ خیالات

مورخہ دس (10) مارچ 2004 بروز بدھ شام چھ (6) تا (9) نو بجے مسجد نور الدین ڈارمسٹڈ میں مدعو عیسائی معزز شہریوں کے ساتھ حجاب (پردہ) کے موضوع پر تبادلہ خیالات ہوا جس کی مقامی اخبار میں تشہیر بھی ہوئی اکیس (21) مہمانوں میں اخباری نمائندہ اور مقامی حکام بھی شامل تھے جبکہ جماعت احمدیہ کی طرف سے ہدائت اللہ صاحب ہبش، محمود احمد صاحب ریجنل امیر ہیسن ڈارمسٹڈ و دیگر احباب نے شرکت کی

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم احمد نعمان صاحب لون نے کی اور ساتھ جرمن ترجمہ بھی پڑھا۔ اس کے بعد مکرم ہدائت اللہ صاحب ہبش نے اپنے خطاب میں ''اسلام میں پردہ کی حقیقت،، پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مہمانوں کو سوالات کرنے کا موقع دیا گیا۔

مکرم ہبش صاحب نے تمام سوالوں کے بہت احسن رنگ میں جوابات دیے۔ یاد رہے کہ یورپی میڈیا میں آجکل اسلامی پردے پر بحث زوروں پر ہے زیادہ تر سوالات اسی موضوع پر تھے

آخر میں مہمانوں کی مشرقی طرز کے کھانوں سے تواضع کی گئی جسے بہت پسند کیا گیا

(اسسٹنٹ سیکرٹری تبلیغ ہیسن ڈارمسٹڈ)

قابلِ توجہ ضروری اعلان

یہ بات سامنے آئی ہے کہ مختلف جماعتیں اور افراد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی تصاویر وقتاً فوقتاً شائع کرتے رہتے ہیں اور اجازت حاصل نہیں کرتے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدائت پر تحریر ہے کہ ایسی تصاویر شائع کرنے سے پہلے دفتر ھذا کو تصاویر بھجوا کر اجازت حاصل کی جائے۔ اجازت کے بغیر ہرگز شائع نہ کیا جائے۔

براہِ کرم اس ہدائت کی پابندی فرمائیں اور ساری جماعت کے افراد کو اس سے مطلع فرمادیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

منیر الدین شمس (ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن)

{اعلان نکاح}

ہبۃ النصیر بنت عبد الحمید عزیز خادم آف بوخولٹ (جرمنی) کا نکاح ہمراہ عزیزم لئیق احمد ابن مکرم عبد الرشید صاحب آف اسلام آباد مورخہ 05.12.03 بمقام بیت الذکر اسلام آباد مکرمی حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نے مبلغ 6000 یورو پر پڑھا۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کی درخواستِ دعا ہے۔